229

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ،16۔اگست2013

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

"پنجاب پنشن فنڈ برائے سال2010کی رپورٹ پر عام بحث"

231

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا چوتھا اجلاس

جمعتہ المبارک،16۔اگست2013

(یوم الجمع،8۔شوال المکرم1434ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 10بج کر19 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر رانا محمد اقبال خان منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِo

إِنَّ اللَّهَ
فَالِقُ الْحَبِّ وَالنَّوَىٰ ۖ يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَمُخْرِجُ
الْمَيِّتِ مِنَ الْحَيِّ ۚ ذَٰلِكُمُ اللَّهُ ۖ فَأَنَّىٰ تُؤْفَكُونَ ﴿٩٥﴾ فَالِقُ الْإِصْبَاحِ
وَجَعَلَ اللَّيْلَ سَكَنًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا ۚ ذَٰلِكَ
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ﴿٩٦﴾ وَهُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ النُّجُومَ
لِتَهْتَدُوا بِهَا فِي ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ ۗ قَدْ فَصَّلْنَا الْآيَاتِ لِقَوْمٍ
يَعْلَمُونَ ﴿٩٧﴾

سورة الأنعَام آیات95تا97

بے شک اللہ ہی دانے اور گٹھلی کو پھاڑ کر (اُن سے درخت وغیرہ) اگاتا ہے وہی جاندار کو بے جان سے نکالتا ہے اور وہی بے جان کا جاندار سے نکالنے والا ہے۔یہی تو اللہ ہے۔ پھر تم کہاں بھکے پھرتے ہو(95) وہی (رات کے اندھیرے سے) صبح کی روشنی پھاڑ نکالتا ہے اور اُسی نے رات کو (موجب) آرام (ٹھہرایا) اور سورج اور چاند کو (ذرائع) شمار بنایا ہے۔ یہ اللہ کے (مقرر کئے ہوئے) اندازے ہیں جو غالب (اور) علم والا ہے(96) اور وہی تو ہے جس نے تمہارے لئے ستارے بنائے تاکہ جنگلوں اور دریاؤں کے اندھیروں میں اُن سے رستے معلوم کرو۔ عقل والوں کے لئے ہم نے اپنی آیتیں کھول کھول کر بیان کر دی ہیں(97)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبولﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبولﷺ

ساڈے ول سوہنیا نگاہواں کدوں ہونیاں
دسو منظور اے دعاواں کدوں ہونیاں
رو رو ساری زندگی جدائیاں وچ گالی اے
ہن ساڈی زندگی دی شام ہون والی ہے
ساڈیاں نصیباں وچ او راہواں کدوں ہونیاں
عشق دے بیماراں نوں دارو کوئی نہیں چاھیدا
ایہناں دا علاج اے دیدار سوہنے ماہی دا
عشق دے بیماراں نوں شفاواں کدوں ہونیاں
ساڈے ول سوہنیاں نگاھواں کدوں ہونیاں
رو رو ساری زندگی جدائیاں وچ گالی اے
ہن ساڈی زندگی دی شام ہون والی اے
معاف ماہی ساڈیاں خطاواں کدوں ہونیاں
ساڈے ول سوہنیاں نگاھواں کدوں ہونیاں
دسو منظور اے دعاواں کدوں ہونیاں

سوالات

(محکمہ جات صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔آج کے ایجنڈے پر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری کے بارے میں سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات متعلقہ وزیر صاحب دیں گے۔پہلا سوال میاں نصیر احمد صاحب کا ہے۔

میاں نصیر احمد: شکریہ۔جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر23 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: شالامار ٹاؤن میں موجود سٹیل ملوں کی تفصیلات

*23: **میاں نصیر احمد**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ لاہور شالامار ٹاؤن میں لکھوڈیر روڈ پر سٹیل ملیں موجود ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ لکھوڈیر روڈ پر موجود سٹیل ملوں کو وہاں سے منتقل کئے جانے کے احکامات صادر فرمائے جا چکے ہیں؟

(ج) کیا ان سٹیل ملوں میں بجلی اور گیس کے علاوہ پرانے ٹائروں کو بھی جلایا جا رہا ہے؟

(د) کیا پرانے ٹائروں کو جلانا قانونی جرم ہے اگر جرم ہے تو ان سٹیل ملوں کے خلاف کیا کارروائی کی جا رہی ہے جو اس میں ملوث ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) یہ درست ہے کہ لاہور شالامار ٹاؤن میں لکھوڈیر روڈ پر سٹیل ملز موجود ہیں۔

(ب) ان سٹیل ملوں کو منتقل کرنے کے لئے ضلعی حکومت لاہور کی طرف سے ابھی تک کوئی احکامات صادر نہ فرمائے گئے ہیں۔

(ج) انوائرنمنٹ پروٹیکشن ڈیپارٹمنٹ کی رپورٹ کے مطابق سٹیل ملوں میں بجلی اور گیس کے علاوہ پرانے ٹائروں کو بھی جلایا جا رہا ہے۔

(د) جی ہاں! پرانے ٹائر جلانا قانونی جرم ہے اور اس حوالے سے محکمہ ماحولیات پنجاب ان سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی عمل میں لا چکا ہے اور اس وقت گیارہ سٹیل ملز کے خلاف کارروائی انوائرمینٹل ٹربیونل میں زیر سماعت ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال؟

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! جز(ب) ہے کہ "کیا لکھوڈیر کے اندر سٹیل ملز موجود ہے" جبکہ محکمہ کی طرف سے اقرار کیا گیا ہے کہ "یہ ملز بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ یہ ماحولیاتی آلودگی کا باعث بھی بنتی ہے اور یقیناً زندگیوں کو risk بھی ہے۔" جواب میں کہا گیا ہے کہ "ان کی منتقلی کے لئے ضلعی حکومت کی طرف سے ابھی تک کوئی احکامات صادر نہ فرمائے گئے ہیں۔" میرا سوال وزیر موصوف سے یہ ہے کہ چونکہ یہ تمام ملز ڈیپارٹمنٹ کے under بھی آتی ہیں اور یہ بھی پتا ہے کہ یہ ماحولیاتی آلودگی کا باعث بھی بن رہی ہیں تو یہ کب تک ان احکامات کا انتظار کریں گے اگر انتظامیہ احکامات جاری نہیں کرتی اور ڈیپارٹمنٹ کو ہر چیز کا بخوبی علم ہے کہ اس کی وجہ سے ماحولیاتی آلودگی بڑھ رہی ہے اور لوگوں کی زندگی کو مشکلات درپیش ہیں۔ کیا اگر وہ احکامات نہیں آتے تو کیا از خود کارروائی کرنے کا ان کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ بالکل درست ہے کہ لاہور شالامار ٹاؤن میں لکھوڈیر پر سٹیل مل موجود ہے۔ اس کے ساتھ یہ بھی کہا گیا ہے کہ پنجاب حکومت یا ضلعی حکومت نے ان سٹیل ملوں کو منتقل کرنے کے لئے کوئی احکامات صادر نہ فرمائے ہیں۔ اب میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم اس سلسلے میں کیا کر رہے ہیں۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے ایک میٹنگ کی ہے ہم نے نہ صرف لاہور بلکہ پورے پنجاب کا survey کروایا ہے کہ کتنی ملیں کس کس residential area میں موجود ہیں، وہ کیا کر رہی ہیں، ان کو جو این او سی ملا ہے وہ درست ملا ہے یا نہیں؟ لہذا میں اپنے بھائی میاں نصیر احمد صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ بالکل فکر مند نہ ہوں ہم اس سلسلے میں مسلسل کارروائی کر رہے ہیں، ہم نے پورے پنجاب کا survey کیا ہے، خصوصی طور پر لاہور کا survey کیا ہے اور ہم نے لسٹیں بھی تیار کی ہیں جن کی تعداد تقریباً 267 ہے۔ ہم نے ان ملوں کو نوٹس جاری کرنے ہیں، اس کی ایک سمری تیار کر کے وزیر اعلیٰ صاحب کو پہنچا دی ہے اور ہر چیز سے ان کو آگاہ کر دیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم نے سندر اسٹیٹ پر پچاس ایکڑ زمین بھی خریدی ہے تاکہ وہ لوگ جن کی residential area میں سٹیل ملیں ہیں ان کو باہر نکالا جائے، ان کو وہاں جگہ دی جائے اور ان کو ٹائم بھی دیا جائے کہ وہ اتنے عرصہ میں

اپنی انڈسٹری وہاں شفٹ کریں لہذا حکومت پنجاب اور میرا ڈیپارٹمنٹ اس سلسلہ میں پوری طرح آگاہ ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو بہت جلد خوشخبری دیں گے۔ ان سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے، جو لوگ ٹائر جلا رہے ہیں ان کے خلاف بھی کارروائی ہو رہی ہے، اس میں گیارہ ملیں ایسی ہیں جن کے خلاف ہم نے چالان بھی بھیج دیئے ہیں اور ان کے خلاف کارروائی ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میرے خیال میں اب اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! اس میں بڑی گنجائش ہے اور ابھی بے تحاشا گنجائش ہے۔ جس طرح انہوں نے نوٹس دینے کا فیصلہ کر لیا ہے تو یہ ٹائم فریم کا بھی بتا دیں کہ یہ نوٹس ان کو کب تک serve کر دیئے جائیں گے؟ دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے جز (د) میں کہا ہے کہ گیارہ سٹیل ملوں کے خلاف Environmental Tribunal میں کیس درج ہیں یہ کیس بھی محکمہ ماحولیات پنجاب نے کئے ہیں۔ ہمارے متعلقہ محکمے نے ان کے خلاف اب تک کیا کارروائی کی ہے؟

جناب سپیکر: Joint adventure تو ہو سکتا ہے، اس میں کوئی اعتراض والی بات نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اپنے بھائی کو یہ بتاتا چلوں کہ اس میں دو محکمے ہیں ایک محکمہ انڈسٹری اور دوسرا محکمہ ماحولیات۔ جو انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کا کام ہے وہ ہم نے ہی کرنا ہے اور جو Environment Department کا کام ہے جس میں ٹائر وغیرہ کا جلانا ہے وہ سارے معاملات ان کے پاس جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ بھی شامل ہوتی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): ہمارا ان کے ساتھ jointly رابطہ ہے اور ہم ان کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں منسٹر صاحب کی بات سے convince ہوں لیکن میری گزارش یہ ہے کہ ابھی تک اس کے اندر جو بھی کورٹ کارروائی کی گئی ہے اس پورے جواب میں اس متعلقہ محکمے کا کوئی عمل دخل نظر نہیں آتا۔ مثلاً ضلعی حکومت نے ابھی تک احکامات صادر نہ فرمائے، گیارہ سٹیل ملوں کے خلاف محکمہ ماحولیات نے کارروائی کی لیکن متعلقہ ڈیپارٹمنٹ نے ابھی تک کوئی کارروائی نہیں کی، اگر کی ہے تو کیا کارروائی کی ہے؟ انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 72 ملوں کو ابھی نوٹس جاری کرنے ہیں۔ یہی فرما دیں کہ محکمہ ان کو کب تک نوٹس جاری کر دے گا کیونکہ وہاں پر کیمیکل جلائے جاتے ہیں جو کینسر اور

دمہ بیماری کا باعث بنتے ہیں چونکہ ڈیپارٹمنٹ خود اقرار کر چکا ہے کہ وہاں پر ٹائر جلائے جاتے ہیں اور ہر روز لاکھوں ٹنوں ٹائر جلائے جاتے ہیں تو یہ بہت sensitive موضوع ہے۔ جو انہوں نے 72 نوٹس جاری کرنے ہیں ان کا کیا ٹائم فریم ہے یا وہ بھی کسی تیسرے یا چوتھے ڈیپارٹمنٹ سے concern کرنے کے بعد جاری کئے جائیں گے؟

جناب سپیکر: دیکھیں، اس میں قانونی طریقہ اختیار کرنا پڑتا ہے۔ یہ کسی کے ساتھ زبردستی نہیں کر سکتے، نوٹس دینا پڑتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں ان کے گوش گزار کرتا ہوں کہ اس میں ہماری ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بہت role ہوتا ہے، محکمہ ایل ڈی اے کا role ہوتا ہے اور محکمہ سوئی گیس کا بھی role ہوتا ہے۔ جب یہ چیز واضح طور پر rules میں موجود تھی کہ کوئی ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کسی residential area میں کوئی لائسنس یا NOC نہیں دے گی لہذا اس میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کا بہت بڑا role ہے جو اِس وقت ہمارے لئے پریشانی کا باعث بن رہا ہے۔ جب واپڈا اور سوئی گیس والوں کو اس بات کا علم تھا کہ یہاں سوئی گیس اور واپڈا کے کنکشن نہیں دیئے جا سکتے تو پھر بھی انہوں نے وہاں میٹر لگائے ہیں۔ اب پوزیشن یہ ہے کہ جب ایک انڈسٹری لگ جاتی ہے، وہ running on ہو جاتی ہے اور تیسری بات یہ ہے کہ مسلسل آبادی بڑھ رہی ہے، کالونی ایریا بڑھ رہا ہے جس کی وجہ سے بہت سی ایسی فیکٹریاں جو out of area میں تھیں وہ اب رہائشی ایریاز میں آ گئی ہیں اس لئے میں نے ان سے گزارش کی ہے ہم نے اس بارے میں پوری سمری تیار کی ہے۔ اس سلسلے میں ہماری بہت ساری میٹنگیں ہوئی ہیں اور اس کی سمری final decision کے لئے چیف منسٹر صاحب کو بھجوا دی گئی ہے اسی لئے ہم نے سندر اسٹیٹ میں پچاس ایکڑ زمین خریدی ہے جو ہم نے اُن کو الاٹ کرنی ہے۔ ہم نے ڈی سی او صاحبان کو کہا ہے کہ اس کا survey کریں اور ان کو نوٹس دیں۔ ان کا ٹائم بھی ہم نے صرف چار ماہ رکھا ہے تاکہ وہ چار ماہ کے اندر اندر اپنی فیکٹریاں وہاں سے شفٹ کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ باؤ اختر علی صاحب! آپ کا ضمنی سوال تھا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ اگر آپ کا سوال اِدھر سے آئے گا تو اس پر آپ ضمنی سوال زیادہ کریں گے اور اگر حکومتی بنچوں کی طرف سے سوال آئے گا تو ضمنی سوال یہ کریں گے۔ اس کو آپ اپنے اپنے حساب سے رکھیں۔ اس سوال کے بارے میں یہ آخری ضمنی سوال ہے۔

باؤ اختر علی: جناب سپیکر! میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس میں صرف لکھوڈیر لکھا ہوا ہے حالانکہ یہ صرف لکھوڈیر کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اس میں محمود بوٹی آتا ہے اور سکھ نہر بھی آتی ہے۔ انہوں نے صرف گیارہ سٹیل ملوں کی نشاندہی کی ہے اور 71 ملوں کو نوٹس جاری کرنے کا کہا ہے جبکہ وہاں پر ایک survey کے مطابق تین سو کے قریب ملیں ہیں جو ٹائر اور زہریلا کیمیکل جلا رہی ہیں جس سے کینسر کی بیماری پھیل رہی ہے۔ کوٹ خواجہ سعید ہسپتال میں 17 اموات کی تصدیق ہو چکی ہے جو صرف ٹائر جلانے اور زہریلا کیمیکل کی وجہ سے ہوئیں۔ آج تک ایک بھی مل کو seal نہیں کیا گیا یا ان کو نوٹس جاری نہیں کئے گئے۔ میں وزیر موصوف کو یہ کہنا چاہتا ہوں کہ اس معاملہ میں فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کو بھی شامل کر سکتے ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! مجھ سے جو سوال ہمارے موصوف ممبر نے پوچھا تھا ہم نے اس کا جواب دے دیا ہے لیکن میں ان کی اطلاع کے لئے عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس مکمل رپورٹ ہے کہ اس وقت جو شالامار ٹاؤن ہے وہاں 24 سٹیل ملیں ہیں اور لاہور میں اس وقت 300 سٹیل ملیں ہیں۔ پنجاب میں 410 سٹیل ملیں اور کل 17857 انڈسٹری یونٹ ہیں۔ ہم نے 11 سٹیل ملوں کے خلاف کارروائی بھی شروع کر دی ہے۔ میرے یہ بھائی بھی سوال دیں اگر اس علاقے میں ہے تو ہم اس کا مکمل جواب دیں گے۔

جناب سپیکر: وہ میں بتا دیتا ہوں۔ ایک تو انہوں نے محمود بوٹی کا کہا ہے اور دوسرا سکھ نہر کا کہا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! جیسا کہ یہ محمود بوٹی کا کہہ رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ وہاں بہت ساری فیکٹریاں ہیں ہم نے ان تمام کی لسٹیں بھی بنائی ہیں لیکن چونکہ ہم سے شالامار ایریا کا پوچھا گیا تھا اس کا ہم نے جواب دے دیا ہے۔ 267 ایسی ملیں ہیں، جن کے خلاف ہم کارروائی کر رہے ہیں جو صرف لاہور میں ہیں، جن کی لسٹیں بن گئی ہیں اور وہ تمام لسٹیں ڈی سی او صاحبان کو پہنچا دی گئی ہیں تاکہ وہ ان کا survey کریں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: میں اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے شاہ صاحب کو یہ اجازت دیتا ہوں کہ وہ ایک ضمنی سوال کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: شکریہ۔ جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جب اس طرح کی ملیں لگتی ہیں تو ظاہر ہے جو بھی یونٹ لگے گا اس میں سے waste material نکلے گا۔ ماضی کے اندر یہ practice تھی کہ waste material کے لئے جو Treatment Plant لگانا ہوتا تھا وہ مک مکا کر کے نہیں لگایا جاتا تھا اس لئے میری گزارش یہ ہے کہ محکمہ ان Treatment Plant کے لئے ensure کرے۔ میں ضمنی سوال یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اس وقت energy crisis ہے، پرانے ٹائر جلانا جرم ہے اگر کوئی سٹور کرتا ہے تو ڈینگی کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ اب تو دنیا کے اندر جو advanced countries ہیں وہاں ہر چیز کو recycle کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ کیا محکمہ لاہور میں ان پرانے ٹائروں کے ذریعے سے بجلی پیدا کرنے کا منصوبہ رکھتا ہے؟ کیا محکمہ ایسی کوئی practice کرنے کے لئے تیار ہے کہ ہم پرانے ٹائروں کے ذریعے سے بجلی پیدا کریں۔ آخر ان کا کہیں مصرف تو ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! میں بھی تھوڑا سا آپ سے یہ کہنا چاہوں گا کہ جس طرح شاہ صاحب نے کہا ہے کہ اگر Treatment Plant ان ایریاز میں لگا سکتے ہیں جہاں انڈسٹری ہے اور اس سے کوئی مضر اثرات نہیں آتے تو پھر اس چیز کو بھی ماہرین، scientists اور ڈاکٹروں کی ایک ٹیم بٹھا کر ذرا examine کروا لیں۔ اگر Treatment Plant سے معاملہ حل ہوتا ہے تو پھر disturbance کی بھی ضرورت نہیں ہو گی۔ باقی جو دوسری بات انہوں نے کی ہے اس کے بارے میں بھی آپ جواب دے دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ جو ڈاکٹر صاحب کہہ رہے ہیں اس سلسلے میں کارروائی کرنی چاہئے۔ یہ start کی بات ہے---

جناب سپیکر: کسی صاحب کا ٹیلی فون چل رہا ہے، ضبط ہو جائے گا۔ مہربانی کریں۔ منسٹر صاحب! دیکھیں، آپ کا تو نہیں ہے کہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میرے پاس نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! دو ماہ ہوئے ابھی ہم نے چارج لیا ہے۔ ہم نے اس سلسلے میں میٹنگ کی ہے کہ ہمیں Water Treatment Plants لگانے چاہئیں۔ جب اس سلسلے میں میٹنگ کی تو ہم نے اس میں ڈاکٹر اور specialists بھی بلائے تھے۔ اس وقت ہمارے سامنے یہ بات آئی تھی لہذا ہم نے تمام تفصیلات لکھ کر بھیج دی ہیں۔ ہم نے Minister Environment اور Secretary Environment کو لکھ دیا ہے کہ آپ ان کے ساتھ meetings کریں تاکہ یہ سارا مسئلہ حل ہو سکے۔ دوسری جو انہوں نے محمود بوٹی کی بات کی ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ گورنمنٹ پنجاب کی meetings ہو رہی ہیں اور ہماری وہاں سے جو waste اکٹھی ہو رہی ہے ہم اس سے بجلی پیدا کرنے کا plant لگا رہے ہیں اور انشاء اللہ تعالیٰ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح کا ہمارا بجلی کا بحران ہے ہم ہر وہ کام کریں گے جس سے بجلی پیدا ہو۔ یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے کہ محمود بوٹی میں بجلی پیدا کرنے کا پلانٹ لگائیں گے۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ وہاں پر بجلی پیدا کرنے کا پلانٹ لگے گا اور اسی waste کو استعمال کریں گے۔ اس waste کو جو کمپنی استعمال کرے گی تو اس کمپنی سے انشاء اللہ تعالیٰ حکومت پنجاب پیسے بھی وصول کرے گی۔

جناب سپیکر: جی، شکریہ۔ اب اگلا سوال نمبر 164 جناب محمد ثقلین انور سپرا صاحب کی طرف سے ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! On his behalf.

جناب سپیکر: میں نے پہلے بھی آپ کو کہا ہے کہ:

On his behalf. It should be from this side.

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس side سے کوئی کھڑا نہیں ہوا تو میں نے سمجھا کہ میں کر لوں۔

MR SPEAKER: Let it go then. They should suffer. I think they should suffer. Dispose of.

اب اگلا سوال جناب احمد شاہ کھگہ کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! On his behalf.

MR SPEAKER: Now, you can speak on his behalf.

سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: سوال نمبر 384 ہے۔

جناب سپیکر: سوال نمبر پھر چیک کر لیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 378 ہے۔ طلباء وطالبات کے لئے ووکیشنل ٹریننگ سکول اور skill schools کے بارے میں کہا گیا تھا۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کریں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! میں اس سے اگلے سوال نمبر 384 پر آنا چاہ رہا تھا اس پر نہیں۔

جناب سپیکر: پھر اس کو جانے دیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس کو جانے دیں۔ سوال نمبر 384 پر آ جائیں۔

جناب سپیکر: سوال نمبر 378 جو ہے اس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ سوال نمبر 384 جناب احمد شاہ کھگہ کی طرف سے ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! On his behalf. (معزز ممبر نے جناب احمد شاہ کھگہ کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 384 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع پاکپتن: ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*384: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع پاکپتن میں کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ و کالج بچوں اور بچیوں کے لئے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں اساتذہ، لیکچرار اور پروفیسروں کی کتنی اسامیاں خالی ہیں، حکومت کب تک خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع پاکپتن میں کوئی ٹیکنیکل (GCT) ادارہ نہیں ہے۔

(ب) دو کیشنل اداروں (جی ٹی ٹی سی، پاکپتن اور عارف والا) میں ہی صرف خالی اسامیاں موجود ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

جی ٹی ٹی سی، پاکپتن (تین اسامیاں)

-1	سکلڈ ورکر (آٹو)	BS-8
-2	سکلڈ ورکر (الیکٹریکل)	BS-8
-3	سکلڈ ورکر (ویلڈنگ)	BS-8

جی ٹی ٹی سی، عارف والا، (تین اسامیاں)

-1	سکلڈ ورکر (مکینیکل)	BS-8
-2	سکلڈ ورکر (الیکٹریکل)	BS-8
-3	سکلڈ ورکر (ویلڈنگ)	BS-8

خالی اسامیاں پُر کرنے پر حکومت پنجاب کی طرف سے پابندی ہے۔ پابندی اٹھتے ہی اسامیوں کو پُر کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ضمنی سوال بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال میں پوچھا گیا ہے کہ ضلع پاکپتن میں کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ہیں۔ ادھر انہوں نے جواب دیا ہے کہ وہاں پر کوئی ٹیکنیکل سکول نہیں ہے تو میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ کب بنایا جائے گا، ابھی تک کیوں نہیں بنایا گیا، اس کی کیا وجوہات ہیں اور اس علاقے میں اس سسٹم کی facilities کیوں نہیں دی جا رہی ہیں، وہاں پر ٹیکنیکل سکول بنانے کا کوئی ٹائم، کوئی date یا کسی قسم کا کوئی schedule ہے؟

جناب سپیکر: جی، وزیر موصوف!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ ضلع پاکپتن میں کوئی ٹیکنیکل ادارہ نہیں ہے۔ ٹیوٹا کا پروگرام ہے کہ ہم ہر ضلع میں ٹیکنیکل ادارے بنائیں لیکن اس سلسلے میں ہمیں جگہ کا سب سے بڑا problem بنتا ہے۔ ہم نے اسی سلسلے میں بہت سارے ڈی سی اوز کو لیٹرز لکھے ہیں کہ جہاں جہاں ہم اپنے ادارے قائم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

MR SPEAKER: I am not asking about so many districts, I am asking about this particular question.

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!انہوں نے جو پوچھا ہے تو اس وقت ہمارا وہاں پر کوئی ادارہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر:آپ کے پاس کوئی جگہ نہیں ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ہمارے پاس کوئی جگہ ہے اور نہ ہی ہمارا اس وقت وہاں پر کوئی ادارہ ہے۔

جناب سپیکر:کیا آپ commit کرتے ہیں کہ آپ جگہ دینا چاہتے ہیں؟

ڈاکٹر مراد راس:جناب سپیکر!اگر وہاں پر ٹیکنیکل سکول بنانا ہے تو کھگہ صاحب سے بات کر کے میں ان کو وہاں جگہ دلوا دیتا ہوں۔ کھگہ صاحب وہاں کے لوکل ہیں اور وہاں سے elect ہوئے ہیں تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ان کو جگہ کا کوئی بندوبست کر دیتے ہیں۔ مگر یہ ہمیں کوئی ٹائم ٹیبل دیں کہ یہ کس ٹائم ٹیبل کے لحاظ سے چل رہے ہیں،اس طرح کی facility جو کہ ضروری facility ہے وہ کب تک وہاں پر مہیا کی جائے گی؟

جناب سپیکر:جی،وزیر موصوف!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!جن ڈسٹرکٹ میں ہمارے ووکیشنل ٹریننگ سنٹر کام کر رہے ہیں وہاں پر بوائز اور گرلز سنٹرز بھی ہیں تو لہذا جہاں جہاں جس طرح ہمارے پاس فنڈز available ہوتے ہیں اور جس جگہ پر ہم محسوس کرتے ہیں کہ۔۔۔

جناب سپیکر:چلیں!ہم آپ سے سفارش کرتے ہیں کہ اگر وہ جگہ دیتے ہیں تو آپ ادھر بنوا دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):جناب سپیکر!ہم کوشش کریں گے۔ یہ apply کریں،درخواست کریں اور جگہ کے بارے میں بھی بتائیں۔ ہم انشاء اللہ اس کا سروے کریں گے اور جس حد تک ممکن ہوا بنانے کی بھی کوشش کریں گے۔

میاں نصیر احمد:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو جو principle بتایا ہے اس پر عمل کریں۔ اگر حکومتی بنچوں کی طرف سے سوال آئے گا تو آپ ضمنی سوال کریں گے۔

میاں نصیر احمد: جناب سپیکر! میں ایک ضمنی سوال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: .No sir نصیر صاحب! Please no supplementary on it? ادھر سے ہو گا تو میں آپ کو ضرور اجازت دوں گا۔ یہ بات ٹھیک نہیں ہے کسی اصول پر چلیں۔ اب اگلا سوال محترمہ راحیلہ خادم حسین صاحبہ کی طرف سے ہے۔ Anybody on her behalf?

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! .On her behalf (معزز ممبر نے محترمہ راحیلہ خادم حسین کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولئے گا۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! سوال نمبر 409 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: گورنمنٹ پرنٹنگ پریس میں بھرتی کی تفصیلات

*409: محترمہ راحیلہ خادم حسین: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور میں جنوری 2012 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس اسامی پر بھرتی کیا گیا ہے؟

(ب) ان افراد کے نام، عہدہ، گریڈ اور تعلیمی قابلیت بتائیں؟

(ج) کیا بھرتی سے قبل اخبار میں اشتہار دیا گیا تھا اگر ہاں تو اس کی نقل فراہم کریں؟

(د) کیا ان افراد کو میرٹ پر بھرتی کیا گیا اگر ہاں تو میرٹ لسٹ نیز میرٹ بنانے کا طریق کار کیا ہے؟

(ہ) کس کس ملازم کو کس مخصوص سکیم کے تحت بھرتی کیا گیا ہے، ان کے نام، ولدیت، عہدہ، گریڈ کی تفصیل علیحدہ علیحدہ بیان فرمائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس، لاہور میں جنوری2012 سے لے کر آج تک کل سات افراد کو بھرتی کیا گیا ہے۔ جن میں دو جونیئر کلرک، تین بائینڈر، ایک کاپی پیسٹر اور ایک سٹور قلی ہے۔

(ب)

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ	تعلیمی قابلیت
1	بابر	بائینڈر-I	BS-03	- -
2	محمد عمر حنیف	جونیئر کلرک	BS-07	بی کام
3	محمد فیصل فیاض	بائینڈر-I	BS-03	مڈل
4	عباس علی خان	سٹور قلی	BS-02	- -
5	محمد شفیق	بائینڈر-I	BS-03	مڈل
6	وسیم خضر حیات	کاپی پیسٹر	BS-05	میٹرک
7	محمد احمد خلیل	جونیئر کلرک	BS-07	آئی کام

(ج) بھرتی خالصتاً رول17/A کے تحت ہوئی تھی جس میں اشتہار دینے کی ضرورت نہ تھی۔

(د) ہاں! بھرتی خالصتاً میرٹ کی بنیاد پر ہوئی۔ میرٹ لسٹ اور میرٹ بنانے کا طریق کار فلیگ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دیا گیا ہے۔

(ہ) تمام ملازمین کو مخصوص سکیم کے تحت بھرتی کیا گیا۔ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

نمبر شمار	نام مع ولدیت	عہدہ	گریڈ	سکیم
1	بابر ولد محمد اسلم مرحوم(انویلڈ)	بائینڈر-I	BS-03	رولA/17
2	محمد عمر حنیف ولد محمد حنیف(انویلڈ)	جونیئر کلرک	BS-07	رولA/17
3	محمد فیصل فیاض ولد محمد فیاض مرحوم (دوران ڈیوٹی وفات)	بائینڈر-I	BS-03	رولA/17
4	عباس علی خان ولد مظہر قیوم خان مرحوم (دوران ڈیوٹی وفات)	سٹور قلی	BS-02	رولA/17
5	محمد شفیق ولد محمد صدیق مرحوم (دوران ڈیوٹی وفات)	بائینڈر-I	BS-03	رولA/17
6	وسیم خضر حیات ولد خضر حیات مرحوم (دوران ڈیوٹی وفات)	کاپی پیسٹر	BS-05	رولA/17
7	محمد احمد خلیل ولد خلیل احمد(انویلڈ)	جونیئر کلرک	BS-07	رولA/17

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! کیا وزیر صنعت وتجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ جز(الف) گورنمنٹ پرنٹنگ پریس لاہور میں جنوری 2012 سے آج تک کتنے افراد کو کس کس اسامی پر بھرتی کیا گیا ہے۔ جز(ب) ان افراد کے نام۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ سوال نہ پڑھیں۔ آپ ان پر ضمنی سوال کریں۔ جس کا جواب میں ان سے مانگوں۔ سوال پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جی، ضمنی سوال کریں؟

محترمہ لبنیٰ فیصل: جناب سپیکر! ضمنی سوال نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، یہ سوال dispose of کیا جاتا ہے۔ اب اگلا سوال جناب اعجاز خان صاحب کا ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! سوال نمبر 417 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس کی تعداد و دیگر تفصیلات

*417: **جناب اعجاز خان:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں کل کتنے ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس ہیں، ان میں کتنے گرلز اور کتنے بوائز ہیں؟

(ب) ان اداروں میں اساتذہ، لیکچرار اور پروفیسروں کی کتنی تعداد ہے، نام، عہدہ اور گریڈ کے حساب سے بیان کریں؟

(ج) ان میں کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں؟

(د) کیا حکومت ان خالی اسامیوں کو پُر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف) ضلع راولپنڈی میں تین ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ ہیں جن میں ایک طلباء اور دو طالبات کے ہیں۔

(ب) ان اداروں میں اساتذہ لیکچرار اور پروفیسروں کی تعداد 56 ہے جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان اداروں میں 37اسامیاں خالی ہیں جن کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت نے جنوری2013 سے نئی بھرتیوں پر پابندی عائد کی ہوئی ہے اور پابندی اٹھنے کے بعد یہ اسامیاں پُر کی جائیں گی۔

جناب سپیکر: جی، ضمنی سوال بولیں۔

ڈاکٹر مراد راس: اس سوال کے جواب میں کہا گیا ہے کہ ان اداروں میں اساتذہ لیکچرار اور پروفیسروں کی تعداد56 ہے مگر مزید کہا گیا ہے کہ 37اسامیاں خالی ہیں اور اس کے آگے بتایا گیا ہے کہ جنوری2013 سے حکومت نے نئی بھرتیوں پر پابندی لگائی ہے تو میرا ضمنی سوال ہے کہ ایسی جگہوں پر پابندی کیوں لگائی گئی، کب یہ پابندی اٹھائی جائے گی، اس کی وجوہات کیا ہیں اور یہ 37 خالی اسامیاں کب تک fulfill کی جائیں گی؟

جناب سپیکر: میرے خیال میں 22۔اگست کے بعد ہی شاید اس معاملے میں یہ کچھ کر پائیں گے۔ اس سے پہلے تو مشکل ہے۔ جی، وزیر موصوف!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں۔ میں ان کی تصحیح بھی کر دوں کہ یہ تعداد56 نہیں ہے یہ غلطی سے لکھا گیا ہے ہمارے لیکچرارز کی تعداد45 ہے۔

جناب سپیکر: جس نے بھی غلطی سے لکھا ہے.He should stand responsible

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔ اس کے ساتھ ہی میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ہماری 37اسامیاں خالی ہیں۔ ہم بھی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ ٹیکنیکل ادارے ہیں لہذا یہ اسامیاں پُر ہونی چاہئیں۔ ہم relaxation of ban کی سمری specially چیف منسٹر کو بھجوا رہے ہیں، انشاء اللہ تعالیٰ اگر وہ سمری approve ہو گئی تو ہم پوری کوشش کریں گے کہ بہت جلد ان سیٹوں کو پُر کیا جائے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس پر main issue یہ ہے کہ جتنی positions filled ہیں تقریباً اتنی ہی positions خالی ہیں۔ یہ کوئی چھوٹی تعداد نہیں ہے، پانچ دس positions ہوتیں تو آپ understand کر سکتے کہ ہم اس کے ساتھ deal کریں گے۔ There are almost 36

positionsجو کہ خالی ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے بتایا کہ 45اسامیاں بھری ہوئی ہیں اور 37اسامیاں خالی ہیں تو تقریباً اتنی ہی اسامیاں خالی ہیں جتنی بھری ہوئی ہیں کم از کم آدھا سٹاف وہاں پر موجود نہیں ہے۔ لہذا اگر اس پر جلدی ایکشن لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے بجائے اس کے کہ ہم بیٹھ کر دیکھیں کہ وہ سب چیزیں کب approveہوں گی؟

جناب سپیکر: دیکھیں اس کا ایک طریق کار ہے، وہ کہہ رہے ہیں کہ ہم چیف منسٹر کو سمری بھجوا رہے ہیں۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! اس حوالے سے کوئی timetableبتادیں تاکہ تھوڑا بہت اندازہ ہو جائے کہ چار ہفتے لگیں گے یا چھ ہفتے لگیں گے؟

جناب سپیکر: یہ policy matterہوتا ہے، چیف منسٹر صاحب اور Cabinet بیٹھ کر اسے دیکھتی ہے۔

ڈاکٹر مراد راس: جناب سپیکر! یہ بتادیں کہ یہ positionsکب سے خالی ہیں؟

جناب سپیکر: جی، وہ پوچھ رہے ہیں کہ یہ positionsکب سے خالی ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یک وقت 37اسامیاں خالی نہیں ہوتیں۔ بہت سے سینئر لوگ ہوتے ہیں جو ریٹائر ہوتے رہتے ہیں لہذا یہ turn overچلتا رہتا ہے۔ اس میں اس طرح نہیں ہوتا کہ یہ اسامیاں چھ ماہ سے خالی ہیں یا ایک سال سے خالی ہیں۔ ہمیں اس چیز کا پورا احساس ہے، ہم نہ صرف ان اداروں کی طرف دیکھتے ہیں بلکہ میں حکومت پنجاب کی طرف سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہم ایک بہت بڑا گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ٹیکسلا میں بنا رہے ہیں جس کے لئے ہمیں عملہ بھی درکار ہے اور اسی طریقے سے ایک چھ منزلہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ڈھوڈک بنا رہے ہیں لہذا پنڈی ایریا میں اور اس پورے ڈسٹرکٹ میں حکومت پنجاب کی پوری توجہ ہے اور یہ 37اسامیاں turn by turn fillکرلی جائیں گی جیسے میں نے آپ کو بتایا ہے کہ گورنمنٹ کا ایک processہوتا ہے، ہم وزیر اعلیٰ کو سمری moveکر رہے ہیں، جیسا کہ سپیکر صاحب نے بھی کہا ہے کہ possibility ہے کہ الیکشن کے بعد اس پر پابندی ختم ہو جائے گی۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ جلد از جلد ان اسامیوں کو fillکیا جائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، شاہ صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جس طرح ملک میں بے روزگاری ہے اس وقت ٹیکنیکل ادارے قائم کرنا گورنمنٹ کا خوش آئند منصوبہ ہے تاکہ آدمی کچھ سیکھ کر کما سکے لیکن ملک میں انرجی کرائسز کی وجہ سے ادارے اور انڈسٹریز نہیں لگ رہی ہیں، Gulf countries میں ان کے لئے کافی گنجائش موجود ہوتی ہے لیکن وہاں communication کا مسئلہ ہوتا ہے ابھی میں منسٹر صاحب سے بات کر رہا تھا، میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا کوئی ایسی گنجائش موجود ہے کہ آپ ان ٹیکنیکل اداروں میں عربی زبان کا تین چار مہینے کا کورس بھی کروا دیں تاکہ وہ ان ممالک میں جائیں تو communication کا مسئلہ آسانی سے حل ہو جائے۔ میرے علم میں ہے کہ انڈیا اس طرح کی ساری exercise کرتا ہے اس لئے ان کے لوگ وہاں زیادہ کھپ جاتے ہیں۔ وفاق میں بھی اب (ن) لیگ کی حکومت ہے تو اتنے سارے Trade Attaches جو ایمبیسی میں لگے ہوتے ہیں تو کیا وزیر موصوف ان سے رابطہ کر کے اپنی منسٹری کے ذریعے ہمارے بچوں کو وہاں کھپانے کا کوئی بندوبست کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: دیکھیں عربی سیکھنے سے کوئی کسی کو منع کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی کے پاس یہ اتھارٹی ہے۔ کوئی بھی ہو عربی سیکھنے میں ان کے کون حائل ہے؟ جنہوں نے apply کرنا ہے ان کو عربی سیکھنی چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ہم اس کو دیکھیں گے اگر Rules اجازت دیتے ہیں تو ہم اس سلسلے میں عملدرآمد کریں گے۔

جناب سپیکر: ورنہ آپ کے پاس interpreters ہوتے ہیں۔ جی، اب اگلا سوال بھی جناب اعجاز خان کا ہے۔ جناب اعجاز خان!۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! .On his behalf (معزز ممبر نے جناب اعجاز خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: سوال نمبر بولئے گا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 419 ہے۔ .It may be taken as read

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع راولپنڈی: ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*419: جناب اعجاز خان: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع راولپنڈی میں طلباء و طالبات کے لئے کتنے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز اور Skill Centres موجود ہیں نام و پتاجات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) 12-2011 کے دوران ان تمام سنٹرز کے لئے کل کتنا بجٹ مختص کیا گیا؟

(ج) کیا ضلع راولپنڈی میں یوسی کی سطح پر سنٹرز موجود ہیں، اگر نہیں تو کیا حکومت یوسی کی سطح پر یہ سنٹرز قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق):

(الف)

طالبات ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز:	12
طلباء ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز:	09
ٹوٹل:	21

نام اور پتاجات

نام	پتاجات
گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی شہر	مکان نمبر O-635 کرتارپورہ راولپنڈی شہر
گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی کینٹ	مکان CB-1086 پشاور روڈ پیرودھائی موڑ ڈھوک مسکین مہر علی شاہ روڈ، مہریہ کالونی راولپنڈی کینٹ
گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کہوٹہ شہر	مکان نمبر G-3/B کوٹلی لنک روڈ نزد پنجار چوک بلمقابل ناظم ظہور اکبر کہوٹہ شہر
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین دھمیال	احمد آباد کالونی دھمیال راولپنڈی
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کہوٹہ	ارشد پلازہ (NBP) پنڈی روڈ کہوٹہ
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین مندرہ	جی ٹی روڈ مندرہ
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین گوجر خان	وارڈ نمبر 07 حیات سر روڈ گوجر خان
گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین مری	ہڈسن لاج کشمیر پوائنٹ مری
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی	ڈھوک سیداں گرجا روڈ راولپنڈی
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کلر سیداں	قاسم مارکیٹ، کلر سیداں
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کوٹلی ستیاں	کوٹلی ستیاں راولپنڈی
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گوجر خان	جی ٹی روڈ گوجر خان
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایچ وی اے سی آر ٹیکنالوجی، راولپنڈی	ٹیپو روڈ نزد موتی محل سینما راولپنڈی
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، راولپنڈی	کوہاٹی بازار راولپنڈی

گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، کہوٹہ	بالمقابل بوائز ہائی سکول کلر روڈ، کہوٹہ
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، مری	جھیکا گلی، مری
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، دولتالہ	دولتالہ تحصیل گوجر خان
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کلر سیداں	نزد بنک الفلاح کشمیر روڈ کلر سیداں
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کوٹلی ستیاں	نزد راجہ مارکیٹ کوٹلی سیداں
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر دینی مدرسہ راولپنڈی	الخلیل قرآن اکیڈمی، ڈی اے وی کالج روڈ راولپنڈی

(ب) درج ذیل ہے:

نام	بجٹ 2011-12
گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی شہر	7747695
گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی کینٹ	3719196
گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین کہوٹہ شہر	2392548
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین گوجر خان	2282028
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین دھمیال	3290122
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کہوٹہ	2308048
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین مندرہ	2308835
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین گوجر خان	3085835
گورنمنٹ ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹ برائے خواتین مری	17875007
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ برائے خواتین راولپنڈی	25474188
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کلر سیداں	2134990
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر برائے خواتین کوٹلی ستیاں	2510870
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ گوجر خان	6824128
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف ایچ وی اے سی آر ٹیکنالوجی، راولپنڈی	12425474
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، راولپنڈی	4938825
گورنمنٹ انسٹیٹیوٹ آف انفارمیشن ٹیکنالوجی، راولپنڈی	4938825
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، کہوٹہ	2392548
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، مری	3227766
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، دولتالہ	3019097
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کلر سیداں	2802147
گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر کوٹلی ستیاں	2691700

(ج) فی الحال ووکیشنل انسٹیٹیوشن تحصیل لیول پر ہیں سوائے ٹیکسلا کے، نئے انسٹیٹیوشن علاقہ کی ضروریات کو مدنظر رکھ کر کھولے جاتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، کوئی ضمنی سوال؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! یہ جو گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہیں، راولپنڈی میں ان اداروں کی ایک پوری کھیپ موجود ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا ضلع کی سطح پر کوئی ایسا criteria موجود ہے جس کے تحت یہ ادارے بنائے جاتے ہیں؟ دیکھنے میں آیا ہے کہ ایک ضلع میں تو بہت سارے ادارے بن جاتے ہیں مگر جس طرح پاکپتن کی بات سننے میں آ رہی ہے وہ ان اداروں سے محروم ہے تو کیا محکمہ نے اس کا کوئی criteria بنایا ہوا ہے یا alert up اس طرح یہ ادارے بنتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، یقیناً اس کا criteria موجود ہو گا اس کے بغیر تو یہ کام کرتے ہی نہیں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! یہ کوئی ایسا معاملہ نہیں ہے۔ میں بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتا ہوں، ڈاکٹر وسیم صاحب بھی جنوبی پنجاب سے تعلق رکھتے ہیں۔ اگر یہی criteria ہوتا تو میری جنوبی پنجاب کی سب سے آخری تحصیل جو صادق آباد ہے وہاں یہ چار ادارے نہ ہوتے۔ جہاں جہاں ضرورت ہوتی ہے، جہاں جہاں demand ہوتی ہے وہاں ہم ہر تحصیل اور ڈسٹرکٹ کی سطح پر یہ ٹیکنیکل ادارے بنا رہے ہیں صرف ایک جگہ پر نہیں بنا رہے۔ تمام اضلاع میں ہمارے ٹیکنیکل ادارے موجود ہیں اور تمام تحصیلوں میں ہمارے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ موجود ہیں۔ صرف ایسا نہیں ہے کہ یہ پنڈی میں ہیں، پنڈی ایک بہت بڑا ایریا ہے اس میں بہت سے علاقے ہیں مری ہے، ٹیکسلا ہے۔ جہاں جہاں ضرورت ہوتی ہے وہاں وہاں ادارے بنائے گئے ہیں وہ کسی کے کہنے پر یا کسی کی سفارش پر نہیں بنائے گئے۔ پورے پنجاب میں یہ ادارے موجود ہیں اگر یہ چاہیں تو میں اس کی لسٹ ڈاکٹر صاحب کو مہیا کر دوں گا کہ یہ کسی ایک علاقے کو oblige نہیں کر رہے بلکہ پورے پنجاب میں ہیں۔ ہمارا کام یہ ہے کہ ہم نے skilled persons تیار کرنے ہیں۔ جب انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ یا چیمبرز سے ہماری meeting ہوتی ہے تو وہ ہمیں کہتے ہیں کہ ہمیں skilled persons دیں لہذا یہ اسی سلسلے کی کڑی ہے جس علاقے میں ایسے لوگ موجود ہیں جو اس قسم کی مزدوری کر سکتے ہیں، اس قسم کا کام کر سکتے ہیں وہاں وہاں ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہم ان کو ایسے ادارے فوری مہیا کریں تاکہ بے روزگاری بھی ختم ہو، لوگ بھی skilled ہوں اور ہماری انڈسٹریز اور پرائیویٹ اداروں کو skilled persons بھی مل جائیں لہذا ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ صرف پنڈی میں ایسے ادارے بنائے جا رہے ہیں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! میری عرض سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی، سردار صاحب کا mike on کریں۔

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر !وزیر صاحب نے ابھی on the floor of the House یہ بتایا ہے کہ ہماری ہر تحصیل ہیڈکوارٹر پر یہ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ موجود ہیں۔ میں آپ کے توسط سے ان کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں کہ ضلع لیّہ میں تحصیل چوبارہ اور تحصیل کروڑ لعل عیسن، تحصیل ہیڈکوارٹر پر کوئی ایسا ادارہ موجود نہیں ہے تو کیا منسٹر صاحب یہ یقین دہانی کروائیں گے کہ اگر ہم وہاں پر جگہ کا انتظام کر دیں تو یہ وہاں پر ادارے بنا دیں گے ؟

جناب سپیکر: آپ جگہ کا بندوبست بھی کر دیں گے، وہ ادارہ بنا بھی دیں گے مگر وہاں پڑھنے والوں کا پتا کر لیں کہ وہ ہیں بھی یا نہیں ؟

سردار شہاب الدین خان: جناب سپیکر! پڑھنے والے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! تحصیل چوبارہ اور تحصیل کروڑ لعل عیسن یہ دونوں تحصیلیں ایسے کیوں رہ گئی ہیں ؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں ان کو check کر لیتا ہوں اور اس کی feasibility report بھی دیکھ لیتے ہیں جیسے آپ نے کہا ہے کہ وہاں بچے بھی پڑھنے کے لئے تیار ہوں، جو بھی ہمارے ایسے علاقے ہیں جہاں بے روزگاری زیادہ ہے ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم وہاں پر ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ جیسے ادارے قائم کریں۔ میں ڈیپارٹمنٹ سے اس کا سروے کروا لیتا ہوں اور اس کی feasibility report بھی منگوا لیتا ہوں۔ اگر feasible ہو گا تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم ضرور بنائیں گے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! سردار صاحب کو ذرا مزید تسلی کروائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم ایوان میں کھڑے ہیں، میں یہاں کوئی ایسی بات نہیں کر سکتا کہ پانچ ماہ بعد وہاں پر انسٹیٹیوٹ بنا دیں گے، یہ بات مناسب نہیں ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: یہ سوال اپوزیشن کا ہے، آپ کی طرف سے نہیں ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں نے یہ کہا ہے کہ ہم department wise اس کا سروے کروائیں گے اور میں خود اپنے ڈیپارٹمنٹ کے آدمیوں کو وہاں بھیجوں گا کہ وہ وہاں جا کر اس کو check کریں اور حالات کا جائزہ لیں۔ میں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر feasible ہوگا تو انشاء اللہ تعالیٰ اگلے بجٹ میں اس پر ضرور عملدرآمد کروایا جائے گا۔

جناب سپیکر: کھگہ صاحب! late آتے ہیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! کھگہ صاحب آئے ہی نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: سبطین خان صاحب! آپ ان سے ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ میانوالی کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب محمد سبطین خان: جناب والا! اس وقت میانوالی میں جو ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہمارے پاس چل رہا ہے، میں تو اس کی کارکردگی سے مطمئن ہوں کیونکہ یہ انسٹیٹیوٹ کافی عرصہ سے وہاں پر چل رہا ہے اس لئے میرا کوئی خاص سوال تو نہیں ہے جو میں وزیر موصوف سے پوچھوں لیکن میری گزارش ہے کہ میری ایک تحریک التوائے کار ہے وہ جس وقت آپ حکم کریں گے تب اس پر گزارش کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: جب اس کا وقت آئے گا پھر اس بارے میں بات کریں گے۔

جناب محمد سبطین خان: ٹھیک ہے۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: اگر valid Point of Order ہوگا تو بات کرنے کی اجازت دوں گا ورنہ نہیں اور آپ کا Point of Order rule out ہو جائے گا۔

ملک محمد علی کھوکھر: جناب والا! میں صرف وزیر صاحب سے یہ سوال کرنا چاہتا تھا کہ ملتان انڈسٹریل اسٹیٹ میں بھی غالباً کوئی ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ نہیں ہے اگر کوئی ہے تو وزیر موصوف اس کی نشاندہی کر دیں؟

جناب سپیکر: ملتان کی کون سی تحصیل میں انسٹیٹیوٹ نہیں ہے؟

ملک محمد علی کھوکھر: جناب والا! میں ملتان کی انڈسٹریل اسٹیٹ کی بات کر رہا ہوں اور یہ اسٹیٹ جنوبی پنجاب کی largest Industrial Estate ہے۔ وہاں پر جتنی بھی آبادی ہے وہ لیبر سے متعلقہ ہے اور لیبر کالونیاں ہیں۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا وہاں پر بھی کوئی ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ قائم ہوا ہے یا نہیں کیونکہ وہاں پر تو گورنمنٹ کی زمین بھی موجود ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میری اس سلسلے میں گزارش ہے کہ کسی انڈسٹریل اسٹیٹ میں یہ ادارے قائم نہیں کئے جاتے، حکومت کی یہ پالیسی نہیں ہے کہ فلاں جگہ انڈسٹریل اسٹیٹ ہے اس لئے وہاں پر ووکیشنل انسٹیٹیوٹ قائم کریں لیکن ملتان میں تو پہلے ہی سے سب ادارے موجود ہیں بلکہ وہاں پر تو بڑے بڑے ادارے موجود ہیں۔

جناب سپیکر: وہ پوچھ رہے ہیں کہ انڈسٹریل اسٹیٹ میں کوئی ادارہ موجود ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): فی الحال وہاں پر کوئی ادارہ موجود نہیں ہے۔

جناب سپیکر: انہوں نے particular بات یہی پوچھی ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب والا! فی الحال وہاں پر کوئی ادارہ قائم کرنے کا ارادہ بھی نہیں ہے۔

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

قاضی عدنان فرید: جناب سپیکر! میں بھی ایک ضمنی سوال کرنا چاہوں گا۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال نہیں کریں گے بلکہ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کریں گے۔

قاضی عدنان فرید: جناب والا! میرا third supplementary question یہ ہے کہ احمد پور شرقیہ جو ہمارے پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل ہے، بدقسمتی سے وہاں پر جو ہمارا ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چل رہا ہے وہ ایک rented building میں ہے وہاں پر مزید گنجائش نہیں ہے، البتہ وہاں پر potential موجود ہے کہ وہاں پر مزید trade بھی شروع کئے جائیں لیکن اس بلڈنگ میں اب مزید گنجائش نہیں ہے جہاں پر ہم ان بچوں کو accommodate کر سکیں۔ ہم نے تو پچھلی دفعہ بھی درخواست کی تھی کہ ہمیں اپنی بلڈنگ تعمیر کرنے کی اجازت دی جائے، میں اس سلسلے میں وزیر

موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ کیا کوئی ایسا پروگرام ہے جس میں احمد پور شرقیہ میں ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار بوائز اینڈ گرلز کی تعمیر کا منصوبہ شامل ہو کیونکہ ہم نے تو اس کے لئے جگہ بھی designate کروالی تھی؟

جناب سپیکر: وزیر صاحب! وہاں تو جگہ بھی موجود ہے، آپ کو وہاں پر تو تکلیف نہیں ہونی چاہئے بلکہ وہاں پر تو یہ کام فوری طور پر ہونا چاہئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! ایسی بات نہیں ہے بلکہ بہاولپور میں تو پہلے ہی انسٹیٹیوٹ موجود ہے، دراصل ہمارے گورنمنٹ ٹیکنیکل کالج یا دوسرے انسٹیٹیوٹ ضلعی سطح پر بنائے جاتے ہیں تحصیل کی سطح پر نہیں بنائے جاتے۔ البتہ TEVTA کی یہ پالیسی ہے اور وہ ووکیشنل انسٹیٹیوٹ فار بوائز اینڈ گرلز تحصیل کی سطح پر بنا رہے ہیں۔ میں معزز ممبر سے اس سلسلے میں ملاقات بھی کرلوں گا جو بھی ان کی تکالیف ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش بھی کروں گا۔

جناب سپیکر: بقول آپ کے تمام تحصیلیں تو اس وقت مکمل ہیں اور اب جو چھوٹے قصبے ہیں ان کی طرف بھی دھیان دے دیں تو آپ کی مہربانی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (چودھری محمد شفیق): جناب والا! جہاں تک ووکیشنل اداروں کا تعلق ہے وہ ہم تقریباً ہر جگہ بنانے کی کوشش کر رہے ہیں بلکہ اس وقت بھی وہ کافی جگہوں پر موجود ہیں۔

ملک مظہر عباس راں: جناب والا! قاضی صاحب نے اپنی تحصیل احمد پور شرقیہ کو پنجاب کی سب سے بڑی تحصیل کہا ہے جبکہ ہماری تحصیل ملتان سب سے بڑی تحصیل ہے۔

جناب سپیکر: کون سی؟

ملک مظہر عباس راں: جناب والا! تحصیل ملتان سب سے بڑی تحصیل ہے اور اس میں چار ایم این ایز کی سیٹیں ہیں ان کی correction کر دی جائے۔

قاضی عدنان فرید: جناب والا! یہ درست فرما رہے ہیں لیکن۔۔۔

جناب سپیکر: ریکارڈ کو درست کر لیا جائے۔

قاضی عدنان فرید: جناب والا! میں یہ گزارش کروں گا کہ ملتان ڈسٹرکٹ ہیڈکوارٹر بھی ہے۔

جناب سپیکر: سوالات مکمل ہو چکے ہیں اس لئے وقفہ سوالات ختم ہوتا ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق): جناب سپیکر! میں بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، بقیہ سوالات کے جوابات ایوان کی میز پر رکھ دیئے گئے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اوران کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع چنیوٹ: ٹیکنیکل کالج بنانے کی تفصیلات

*164: جناب محمد ثقلین انور سپرا: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ کے عوام کالج آف ٹیکنالوجی کی سہولت سے محروم ہیں اور وہاں کے طالب علم یہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت پنجاب مذکورہ تحصیل کے عوام کی ضروریات کے پیش نظر یہاں پر کالج آف ٹیکنالوجی قائم کرنا چاہتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) موجودہ صورتحال میں یہ بات درست ہے کہ تحصیل بھوانہ ضلع چنیوٹ کے عوام کالج آف ٹیکنالوجی سے محروم ہیں اور وہاں کے طالب علم یہ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں۔ٹیوٹا کی پالیسی کے مطابق کالج آف ٹیکنالوجی ضلع کی سطح پر بنایا جاتا ہے اور بھوانہ ایک تحصیل ہے لہذا ضلع چنیوٹ میں کالج آف ٹیکنالوجی بنایا جانا ہے لیکن مذکورہ ضلع میں سرکاری زمین موجود نہ ہے اس لئے پہلے مرحلہ پر زمین کی خریداری کے لئے کارروائی کی جارہی ہے۔

(ب) جی ہاں! گورنمنٹ آف پنجاب ٹیوٹا کے ذریعے گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی جھنگ تعمیر کروا رہی ہے۔اس کالج کی تقریباً 60 فیصد بلڈنگ مکمل ہو چکی ہے۔مذکورہ کالج انشاءاللہ 2014-15 سے آپریشن میں آجائے گا یہ کالج جھنگ سے تقریباً 17 کلو میٹر بھوانہ روڈ پر واقع ہے۔بھوانہ کا فاصلہ جھنگ سے تقریباً 47 کلو میٹر ہے لہذا مذکورہ تحصیل کی عوام اس کالج آف ٹیکنالوجی

سے استفادہ حاصل کر سکیں گے کیونکہ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی جھنگ کا فاصلہ مذکورہ تحصیل کی حدود سے تقریباً13 کلو میٹر ہے۔مزید برآں ضلع چنیوٹ کا کالج آف ٹیکنالوجی بھوانہ تحصیل سے تقریباً45 کلو میٹر کے فاصلہ پر ہو گا۔

ضلع پاکپتن:ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز کی تعداد و دیگر تفصیلات

*378:جناب احمد شاہ کھگہ:کیاوزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) اگر ضلع پاکپتن میں طلباء و طالبات کے لئے ووکیشنل ٹریننگ سنٹرز،Skill centresاور کمپیوٹر سنٹرز موجود ہیں تو نام و پتاجات سے آگاہ کیا جائے؟

(ب) سال2009-10، 2010-11اور2012-13کے دوران مذکورہ کمپیوٹر سنٹرز کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا، تفصیل سال وار فراہم کی جائے؟

(ج) کیا ضلع پاکپتن میں یونین کونسل کی سطح پر طلباء و طالبات کے لئے مذکورہ سنٹرز موجود ہیں اگر نہیں تو کیا حکومت یونین کونسل کی سطح پر مذکورہ ادارے بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(چودھری محمد شفیق):

(الف) ووکیشنل ٹریننگ سنٹر/Skillسنٹر

1- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، پاکپتن شریف

2- گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر، عارف والا

کمپیوٹر سنٹر:-

ضلع پاکپتن میں کوئی کمپیوٹر سنٹر نہیں ہے۔

(ب) چونکہ ضلع پاکپتن میںTEVTAکا کوئی کمپیوٹر سنٹر نہیں ہے لہذااس کے لئے کوئی بجٹ نہیں دیا گیا۔

(ج) TEVTAکے ادارے ضلعی/تحصیل کی سطح پر کام کرتے ہیں۔

حکومت کی طرف سے یونین کونسل کی سطح پرTEVTAکے اداروں کو قائم کرنے کے کسی منصوبہ کی اطلاع نہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آج آپ کے توسط سے پنجاب اسمبلی کے اس ایوان کی طرف سے ایک ایسے شخص کو خراج تحسین پیش کرنا چاہتی ہوں جس نے محترمہ بے نظیر بھٹو کا سپاہی ہونے کا حق ادا کیا، جس نے پاکستان پیپلز پارٹی کا ایک بہادر جیالا ہونے کا ثبوت دیا اور کل جس جرأت، بہادری اور نڈر ہونے کا مظاہرہ کیا، ہمیں ایسے شخص کو خراج تحسین پیش کرنا چاہئے۔ نہ صرف خراج تحسین پیش کرنا چاہئے بلکہ میں آج یہاں کھڑے ہو کر حکومت وقت سے یہ تقاضا کروں گی کہ جہاں پر حکومتی مشینری فیل ہو گئی تھی، جہاں آپ کے وزیر داخلہ غائب تھے، جہاں آپ کے آئی جی غائب تھے، جہاں آپ کے سیکرٹری دفاع غائب تھے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ غلط بات کر رہی ہیں۔ No Point of Order.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! یہ ایک fact ہے کہ ایک عام آدمی۔۔۔

جناب سپیکر: یہ آپ کی بات غلط ہے اور This is no Point of Order. (قطع کلامیاں)

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ Order in the House.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! آپ میری پوری بات تو سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں، آپ کو شاباش۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! انہوں نے جس بہادری کا مظاہرہ کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو شاباش، آپ تشریف رکھیں۔ شاباش سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتے۔ (قطع کلامیاں)

محترمہ !آپ ماحول کو خراب کر رہی ہیں، تشریف رکھیں۔اب مجھے تحاریک التوائے کار کو take up کرنے دیں۔ مہربانی، شکریہ (قطع کلامیاں)

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب سپیکر: چھوڑیں اس بات کو آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جب پوائنٹ آف آرڈر پر محترمہ نے بات کی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): آپ کے روکتے روکتے۔۔۔

جناب سپیکر: ان کا پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! آپ کے روکتے روکتے۔۔۔

جناب سپیکر: وہ پوائنٹ آف آرڈر valid نہیں ہے۔.I rule it out

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): آپ کے روکتے روکتے بھی محترمہ نے پوائنٹ آف آرڈر پر جو بات کی ہے اس بات کا ایک پہلو تو انہوں نے بیان کر دیا، اس میں انہوں نے جرأت کا بھی ذکر کر دیا، اس کے جیالا ہونے کا بھی ذکر کر دیا پھر محترمہ بے نظیر بھٹو کی شہادت کا حوالہ بھی دے دیا لیکن کیا محترمہ نے میڈیا کے اوپر وہ clip نہیں دیکھی جس میں زمرد خان صاحب جاتے ہیں اور جا کر جب اس آدمی کو پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں تو گر پڑتے ہیں، گرے ہوئے بھی اس کا پاؤں پکڑنے کی کوشش کرتے ہیں پھر اس میں بھی کامیاب نہیں ہوتے۔۔۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں۔۔۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ /قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب والا! میری بات ذرا سن لیں، اب بات یہ ہے کہ یہ بات on record ہے اور اس کے بعد اس مسلح شخص کے پاس پورا وقت تھا کہ اگر وہ خدانخواستہ، خدانخواستہ زمرد خان صاحب کو hit کرتا تو یہ ملک اور قوم کے لئے

ایک انتہائی سانحہ ہوتا۔ یہ تو اس آدمی نے، باوجود کہ اس کے پاس ٹائم تھا اس نے ہوائی فائر کیا، اس نے زمرد خان صاحب کو hit نہیں کیا اور زمرد خان صاحب کو بھاگ کر ایک طرف ہونے کا موقع دیا۔ میں یہ بات کرتا ہوں کہ یہ جرأت نہیں بلکہ حماقت ہے کہ نہ تو آپ کے پاس کمانڈو ٹریننگ ہے اور نہ ہی آپ جسمانی طور پر fit ہیں تو پھر آپ اس قسم کا عمل کیوں کرتے ہیں جس کا نتیجہ انتہائی خوفناک ہو سکتا تھا۔ بات یہ ہے کہ ہمیں ہر بات کو جذباتی انداز میں لے کر واہ واہ نہیں کرنی چاہئے۔ اس معاملے کے تمام پہلوؤں کا باقاعدہ طور پر وزیر داخلہ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، وہ راستے میں تھے۔

وزیر لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون وپارلیمانی امور (راناثناء اللہ خان): ہم اس واقعہ کے تمام پہلوؤں کو پوری طرح سے enquire کروائیں گے کہ کہاں کہاں پر اسلام آباد کی انتظامیہ نے unprofessionally یا unwisely behave کیا اور اس واقعہ میں زمرد خان صاحب کس طرح سے اس شخص کے قریب پہنچے اور پھر جب اس آدمی نے ہوائی فائر کیا، اس کے بعد اس نے اپنے دونوں بازو کھڑے کر دیئے، یہ بات میڈیا کی ہر clip میں موجود ہے۔ اس کے بعد اس کو کیوں hit کیا گیا؟ ان تمام پہلوؤں کا جائزہ لیا جائے گا، انکوائری کی جائے گی اور اس کے بعد فیصلہ کیا جائے گا کہ یہ جرأت کے مظاہرے ہیں یا حماقت کے مظاہرے ہیں؟

جناب سپیکر: مہربانی۔

MRS FAIZA AHMAD MALIK: Mr Speaker! I am on a point of personal explanation.

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ I will not permit it. محترمہ! آپ کا شکریہ

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! انہوں نے جو بات کی ہے مجھے اس کی وضاحت تو کرنے دیں۔

جناب سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ Let me proceed.

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب والا! انہوں نے جو بات کی ہے تو میرا ابھی استحقاق ہے کہ میں وضاحت کروں۔

جناب سپیکر: آپ کا استحقاق نہیں بنتا۔ محترمہ! آپ کی مہربانی، تشریف رکھیں۔اب تحریک التوائے کار نمبر 422/13 جناب محمد صدیق خان، محترمہ سعدیہ سہیل رانا، محترمہ ناہید نعیم کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔

پنجاب کے ادارہ صحت میں متعدی بیماریوں اور سانپ کے کاٹے کے علاج کے لئے ادویات کی عدم دستیابی

محترمہ سعدیہ سہیل رانا جناب والا! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ڈان" لاہور میں عالمی ادارہ صحت کے حوالے سے یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ پورے صوبہ پنجاب میں برسات میں پھیلنے والی متعدی بیماریوں اور سانپ کے کاٹے (Snake Bite) کے علاج کے لئے دوائیاں موجود نہیں ہیں جس سے متاثرہ مریضوں کے علاج میں شدید دشواریاں پائی جا رہی ہیں۔ عالمی ادارہ صحت کا کہنا ہے کہ صوبائی حکومت کے پاس مذکورہ بالا امراض کے علاج کے لئے ادویات / ویکسین خریدنے کے لئے کوئی رقوم مختص نہیں جبکہ حکومت پنجاب عالمی ادارہ صحت پر دباؤ ڈالتی ہے کہ وہ سانپ کے کاٹے کی ویکسین اور دوسری زندگی بچانے والی ادویات فراہم کرے۔اس حقیقت کے منظر عام پر آنے سے دیہی علاقوں خصوصاً سیلاب زدہ علاقوں کے عوام میں خوف وہراس پیدا ہو رہا ہے کہ زندگی بچانے والی ادویات کی عدم دستیابی سے ان کو دانستہ مصیبت میں ڈالا جا رہا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: یہ تحریک التوائے کار آج پڑھی گئی ہے تو اسے pending کر دیا جائے؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں نے کل آپ سے گزارش کی تھی۔آپ اسے بھی next week تک pending کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، یہ تحریک التوائے کار next week تک کے لئے pending کی جاتی ہے۔ شیخ علاؤالدین صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 423 ہے۔ شیخ صاحب!۔۔۔تشریف نہیں رکھتے اب میں اس کا کیا کروں؟

معزز ممبران:dispose of کر دیں۔

جناب سپیکر:جو پڑھی نہیں گئی اسے dispose of کروں گا اور کیا کروں گا؟

میاں محمد رفیق:جناب سپیکر!اسے pending کر لیں۔

جناب سپیکر:dispose of، کوئی اچھی تو نہیں ہے؟ چلیں دوبارہ دے دیں گے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 425 سردار وقاص حسن موکل، ڈاکٹر محمد افضل اور سردار محمد آصف نکئی صاحب کی طرف سے ہے۔تشریف فرما ہیں؟۔۔۔نہیں ہیں لہذا یہ تحریک التوائے کار dispose of کی جاتی ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 426 امجد علی جاوید صاحب کی طرف سے ہے۔آپ دونوں کی ایک ہی ہے؟

جناب امجد علی جاوید:نہیں۔الگ الگ ہیں۔

جناب سپیکر:جی، پڑھئے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ کے مین بازار میں سینکڑوں چھابڑی فروش اور ریڑھی بانوں کو بغیر پیشگی نوٹس کے بے دخل کرنے سے پریشانی کا سامنا

جناب امجد علی جاوید:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔جولائی 2013 کے قومی اخباروں میں خبر شائع ہوئی کہ مین بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ چالیس سال سے سینکڑوں غریب ریڑھی/چھابڑی فروش روزانہ دیہاڑی لگاتے تھے۔ان کا ذریعہ معاش بھی ریڑھی/چھابڑی ہی تھا جس سے وہ اپنے اہل خانہ کی کفالت کرتے تھے اور یہ لوگ ضلعی انتظامیہ اور بلدیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کے افسران کے ساتھ ایک تحریری معاہدے کے تحت یہاں کاروبار کر رہے تھے۔ضلعی انتظامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ٹی ایم اے کے ذریعہ مورخہ 20 اور 21۔جولائی کی درمیانی شب بغیر کسی نوٹس کے ریڑھی/چھابڑی فروشوں کو بے دخل کر کے ان کا ذریعہ معاش روٹی کمانے کا سامان چھین کر لے گئے۔اس ٹارگٹ آپریشن سے ریڑھی/چھابڑی والوں کا تقریباً دو کروڑ روپے کا نقصان ہو چکا ہے۔ان غریبوں کے بچے عید کی خوشیوں سے محروم کر دیئے گئے۔متاثرین کے چولہے بجھ گئے۔مزید یہ کہ بے روزگار کر دیئے جانے والے ریڑھی/چھابڑی فروشوں نے ضلعی انتظامیہ کے خلاف اپنے مطالبات کے حق میں مین بازار میں احتجاجی کیمپ اور شہباز چوک میں احتجاجی مظاہرے اور

دھرنے جاری رکھے ہوئے تھے۔ شدید گرمی اور حبس کے باعث دو مزدور بے ہوش ہو گئے جبکہ ایک مزدور کو دل کا دورہ پڑ گیا جس کو 1122 سروس کے ذریعے ہسپتال منتقل کرنا پڑا۔ مزدوروں نے خبردار کیا ہے کہ اگر کسی کا جانی نقصان ہو گیا تو اس کا مقدمہ براہ راست ڈی سی او کے خلاف کروائیں گے۔ مین بازار کے ریڑھی / چھابڑی فروشوں کے خلاف ضلعی انتظامیہ نے ڈی سی او کی انا کی تسکین کے لئے بے وقت یکطرفہ اور بدنیتی پر مبنی کارروائی کی۔ متذکرہ ٹارگٹ آپریشن کے خلاف متاثرین ریڑھی، چھابڑی فروش، متاثرین اہل خانہ اور سول سوسائٹی میں ضلعی حکومت کے اس ظالمانہ اور ناانصافی کے ٹارگٹ آپریشن کے خلاف شدید ردعمل بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے جو مطالبہ کر رہے ہیں کہ ریڑھی چھابڑی فروشوں کو فوری طور پر مناسب متبادل جگہ فراہم کی جائے نیز ان کے مالی نقصان کا معاوضہ بھی دلایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: .Pending till next week جی میاں محمد رفیق صاحب! آپ کی تحریک التوائے کار نمبر 428 ہے۔

مین بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ کے دکانداروں کا ٹی ایم اے کے عملہ سے ساز باز کر کے سینکڑوں چھابڑی فروشوں کو بے دخل کرنا

میاں محمد رفیق: شکریہ۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ مورخہ 22۔ جولائی 2013 کے قومی روزناموں کی اشاعت میں ایک "خطرناک" خبر شائع ہوئی ہے کہ ضلعی انتظامیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ٹی ایم اے کے ذریعہ رات کو ٹارگٹ آپریشن کر کے ریڑھی / چھابڑی فروشوں کو بے دخل کر کے مین بازار کو خالی کروالیا اور ان کا ذریعہ معاش روزی روٹی کمانے کا سامان بھی اٹھا کر لے گئے۔ تفصیل یوں ہے کہ مین بازار ٹوبہ ٹیک سنگھ میں گزشتہ عرصہ دراز سے سینکڑوں غریب ریڑھی / چھابڑی لگا کر روٹی کماتے تھے۔ ان پر ٹارگٹ آپریشن کر کے ریڑھی / چھابڑی والوں کا مالی نقصان کیا گیا۔ محاورہ ہے کہ آسمانی بجلی بھی غریب کے آشیانہ پر ہی کیوں گرتی ہے؟ مزید یہ کہ بے روزگار کر دیئے جانے والے ریڑھی / چھابڑی فروشوں کے ضلعی انتظامیہ کے خلاف اپنے مطالبات کے حق میں مین بازار اور بعد ازاں شہباز چوک میں احتجاجی مظاہرے اور دھرنے جاری تھے۔ شدید

گرمی اور حبس کے باعث دو مزدور بے ہوش ہو گئے جبکہ ایک مزدور کو دل کا دورہ پڑ گیا جس کو 1122 سروس کے ذریعے ہسپتال منتقل کرنا پڑا۔اس پر جذباتی انداز میں مزدوروں نے خبردار کیا ہے کہ اگر کسی کا کوئی جانی نقصان ہوا تو اس کا مقدمہ براہ راست ڈی سی او کے خلاف درج کروائیں گے۔

جناب سپیکر!اب سوالیہ نشان یہ ہے کہ ضلعی انتظامیہ نے یہ ٹارگٹ آپریشن آخر رمضان المبارک کے مہینہ میں ہی کیوں کیا ہے؟ پس پردہ محرکات جو شکوک وشبہات پر مبنی ہیں بھی ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں۔ دو اہم محرکات گردش میں ہیں جن میں سے ایک تو مین بازار کے مالکان / دکاندار بیان کئے جاتے ہیں کہ جن کی ضرورت "عید کی کمائی" اور " سیل آمدنی" بڑھانے کی تھی۔ دوسری وجہ رمضان بازار کی ناکامی تھی جہاں پر گاہک کے جانے کار جحان بوجہ دوری فاصلہ نہ تھا کو کامیاب کروانا ضلعی انتظامیہ کی مجبوری تھی۔ یہ دونوں مقاصد مین بازار میں ریڑھی / چھابڑی والوں کو بے دخل کر کے ہی حاصل کئے جاسکتے تھے۔چنانچہ غریب ریڑھی / چھابڑی فروشوں کا بلیدان دے دیا گیا۔

جناب سپیکر!ضلعی انتظامیہ کے ٹارگٹ آپریشن کی بنیاد درج بالا دو ہی وجوہات تھیں جن کی بنیاد مین بازار کو خالی کروا کر تنگ راستہ اور بند راستے کو کھولنے کے جواز پیدا کیا گیا۔ مین بازار کے بند راستے کو کھولنے کا جواز کو ہی اگر تسلیم کر لیا جائے تو متذکرہ ٹارگٹ آپریشن رمضان المبارک سے پہلے کیوں نہ کیا گیا؟ بصورت دیگر بذریعہ ڈائیلاگ متبادل جگہ کی پیشکش کے ساتھ یا پیشکش کے بغیر بھی ضلعی انتظامیہ متذکرہ ٹارگٹ آپریشن عید کے بعد بھی کر سکتی تھی۔ ضلعی انتظامیہ نے متذکرہ ٹارگٹ آپریشن کے لئے رمضان المبارک کے مہینہ کا ہی انتخاب کیوں اور کس کو فائدہ پہنچانے کے لئے کیا؟ مین بازار کے علاوہ دیگر بازاروں میں بھی مین بازار جیسی ہی تجاوزات موجود ہیں جن کو چھیڑا تک نہیں گیا۔ دکاندار اپنی اپنی دکان کے سامنے اپنے ہی سامان کو باہر نکال کر دکان سجا لیتے ہیں جو سڑک پر راستوں کی تنگی اور رکاوٹ کا باعث ہیں جس پر ضلعی انتظامیہ کی خاموشی مجرمانہ غفلت ہے۔ ضلعی انتظامیہ کے ٹارگٹ آپریشن کے بعد مین بازار کے کھلے راستے سے عام شہری کو بھی فائدہ یقیناً پہنچا ہے نیز آمدورفت میں بھی آسانی ہو گئی ہے مگر مین بازار کے جن دکانداروں کی خاطر ریڑھی / چھابڑی فروشوں کو بے دخل کر کے راستہ کھلوایا گیا تھا وہی لیں ثواب الٹا۔

جناب سپیکر!یہ ایک تاریخی حقیقت ہے جو ریکارڈ پر بھی موجود ہے اور ضلعی انتظامیہ کے لئے چیلنج بھی ہے۔ مین بازار میں دکانوں کے ساتھ ساتھ دونوں اطراف 8,8 فٹ کے فٹ پاتھ بنائے گئے تھے۔پیدل چلنے والوں کی اضافی سہولت کے لئے ان فٹ پاتھوں پر چھتیں بھی ڈالی گئی تھیں جو

برآمدہ نما فٹ پاتھ تھے۔ایسے antique فٹ پاتھ شاید ہی کسی اور جگہ موجود ہوں۔مین بازار کے ان ہی دکانداروں نے متذکرہ antique فٹ پاتھوں پر ناجائز اور غیر قانونی قبضہ کر لیا ہے اور اپنی اپنی دکان میں شامل کر لیا ہے جیسے کہ ان کی ملکیت ہو۔موقع پر متذکرہ antique فٹ پاتھوں کا نام و نشان تک نہیں رہنے دیا گیا۔یہ سب غیر قانونی کارروائی انتظامیہ کی ملی بھگت سے کی گئی ہو گی۔مین بازار کے دکانداروں کے خلاف اگر ایسا ہی ٹارگٹ آپریشن کر کے 8,8 فٹ کے فٹ پاتھ ہی واگزار کروالئے جاتے تو بازار کی سڑک مزید 16 فٹ چوڑی کی جا سکتی تھی۔غریب ریڑھی / چھابڑی فروشوں پر کئے گئے ٹارگٹ آپریشن کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

جناب سپیکر!مین بازار کے ریڑھی/چھابڑی فروشوں کے خلاف ضلعی انتظامیہ کی "طاقت گردی" مشکوک ہے،بے وقت،یکطرفہ اور بدنیتی پر مبنی ہے۔متذکرہ ٹارگٹ آپریشن کے خلاف متاثرین ریڑھی / چھابڑی فروش،متاثرین اہلیان خانہ اور سول سوسائٹی کے rationale سوچ اور ذہن رکھنے والے طبقات میں ضلعی حکومت کے اس ظالمانہ اور ناانصافی کے ٹارگٹ آپریشن کے خلاف شدید ردعمل بے چینی اور اضطراب پایا جاتا ہے جو مطالبہ کر رہے ہیں کہ ریڑھی / چھابڑی فروشوں کو فوری طور پر متبادل جگہ فراہم کی جائے نیز ان کے مالی نقصان کا معاوضہ بھی دلایا جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر:جی،تشریف رکھیں۔اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔دیکھیں،یہ ایوان آپ سب کا ہے۔تحاریک التوائے کار کے لئے صرف آدھ گھنٹہ ہوتا ہے لہذا آپ اپنی تحاریک کو مختصر کر کے پیش کیا کریں تاکہ دوسرے معزز ممبران کی تحاریک بھی take up ہو سکیں۔آپ میرے بزرگوں میں شامل ہیں اور میں آپ کا بہت احترام کرتا ہوں۔آپ نے اپنی تحریک التوائے کار پیش کرنے میں تقریباً دس منٹ لگائے ہیں۔مہربانی کر کے آئندہ خیال کیجئے گا۔ہم اس تحریک التوائے کار کا اگلے ہفتے جواب لیں گے۔سبطین خان صاحب!آپ اپنی تحریک التوائے کار نمبر 436 پیش کریں۔

ضلع میانوالی کے حلقہ پی پی۔46 کے قصبہ علو والی کی سڑکوں اور قابل کاشت رقبہ کو مون سون کی بارشوں اور دریائے سندھ کے سیلابی ریلے سے بچانے کے لئے دفاعی بند تعمیر کرنے کا مطالبہ

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے حلقے پی پی۔46 میں واقع قصبہ علو والی تحصیل پپلاں ضلع میانوالی کو مون سون کی بارشوں اور دریائے سندھ کے سیلابی ریلی سے شدید کٹاؤ کا خطرہ لاحق ہو جاتا ہے۔ دریائے سندھ کے کٹاؤ کی وجہ سے قصبہ علو والی سمیت دیگر علاقوں کی زرعی زمینیں، چھوٹی بڑی رابطہ سڑکیں بالخصوص مین سڑک پپلاں سے اٹامک انرجی کمیشن تک کو شدید نقصان کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس سے قصبہ علو والی و دیگر علاقوں کے لوگ مقید ہو کر رہ جاتے ہیں اور زرعی زمینوں پر کاشت فصلیں تباہ ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ قصبہ علو والی اور دیگر علاقوں کو دریائے سندھ کے متوقع سیلاب اور کٹاؤ سے بچانے اور دفاعی بند بنانے کے لئے حکومت نے ایک بہت ہی high profile کمیٹی بنائی جس میں سیکرٹری آبپاشی، سیکرٹری خزانہ اور چیئرمین پی اینڈ ڈی شامل تھے۔ وزیر اعلیٰ میاں محمد شہباز شریف نے ان کو اپنا ذاتی ہیلی کاپٹر دیا جس سے انہوں نے فضائی دورہ کیا اور ان علاقوں میں جا کر ادھر کے حالات بھی دیکھے۔ حکومت نے کمیٹی کی رپورٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے دفاعی بند بنانے کے لئے مالی سال 2012-13 میں 40 کروڑ روپے مختص کئے اور کہا کہ سیلاب کے بعد ہم اس کے اُوپر (spur) سَپر کا کام شروع کرائیں گے۔ اب حالیہ مون سون کی بارشوں سے دریائے سندھ میں سیلابی ریلے سے شدید خطرہ لاحق ہو گیا ہے جس سے قصبہ علو والی سمیت تمام علاقے کٹاؤ کی نذر ہو جائیں گے۔ اس سے بچاؤ کے لئے ضروری ہے کہ حکومت مختص شدہ رقم سے دفاعی بند کی تعمیر جلد از جلد مکمل کروائے تاکہ ان علاقوں کے مکینوں کو متوقع نقصانات سے بچایا جا سکے۔ حکومت فوری طور پر بند تعمیر کروانے کے لئے اقدامات اُٹھائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔ میں آپ کی اجازت سے صرف ایک منٹ مزید بات کروں گا۔

جناب سپیکر: آپ کو پتا ہے کہ اس پر مزید بات نہیں ہو سکتی۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! مجھے پھر پوائنٹ آف آرڈر پر بات کرنے کی اجازت دے دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

جناب محمد سبطین خان: جناب سپیکر! جب کل صبح میں نے یہ تحریک جمع کروائی اور درخواست کی تھی کہ اس کو out of turn take up کر لیا جائے تو اُس وقت تک حالات کچھ اور تھے۔ یہ جو پچھلی رات گزری ہے اس میں پانی کا ایک بہت بڑا ریلا جناح بیراج سے چشمہ بیراج سے پہنچا اور پھر وہاں سے ہوتا ہو ہمارے علاقے میں آیا ہے۔ وہ بند جن کا ہمیں شدید خطرہ تھا بہہ چکے ہیں۔ اس سیلابی ریلے سے پانچ یونین کونسلوں کے علاقے علو والی، خان گاہ سراجیہ، دوآبہ، پیپلاں اور کچا گجرات متاثر ہوئے ہیں۔ اس وقت وہاں پر لوگ کھلے آسمان کے نیچے بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ سڑک direct اٹامک انرجی کمیشن کی طرف جاتی ہے جو کہ ہمارا بہت ہی حساس ادارہ ہے۔ یہ پرانا شیر شاہ سوری روڈ ہے۔ اس وقت وہاں پر یہ صورتحال ہے کہ پانچ یونین کونسلوں کو پانی کا یہ ریلا hit کرتا ہوا کلور کوٹ ضلع بھکر کی طرف نکل گیا ہے۔ اب بھی ان علاقوں میں بے تحاشا پانی کھڑا ہوا ہے۔ میری یہ گزارش ہے کہ آپ وزیر آبپاشی یا سیکرٹری محکمہ آبپاشی کو حکم دیں کہ وہ وہاں پر جا کر لوگوں کو relief مہیا کریں۔ تقریباً ایک لاکھ لوگ اس سیلابی ریلے سے متاثر ہوئے ہیں۔ ان لوگوں کی امداد کی جائے گی تو اس سے حکومت کی نیک نامی ہو گی۔ میں اس کی نشاندہی کر رہا ہوں اور اس کا credit حکومت کو ہی جائے گا۔ آپ سے گزارش ہے کہ اس مسئلے کو urgently take up کیا جائے۔ میں پورے وثوق سے on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ وہاں پر ایک لاکھ لوگ اس سیلابی ریلے سے متاثر ہوئے ہیں اگر ایک لاکھ سے کم لوگوں کا نقصان ہوا ہو تو میں اس کی ذمہ داری own کروں گا۔ اس سے زیادہ serious مسئلہ اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

جناب سپیکر: رانا ثناء اللہ صاحب! سبطین خان صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 436 ہے اس پر next week لازمی جواب منگوائیں۔

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جی، ٹھیک ہے اس کا جواب بھی next week آ جائے گا لیکن محترم سبطین خان صاحب ابھی اجلاس کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جائیں اور ان کے جو بھی خدشات ہیں وہ دُور کئے جائیں گے۔ ویسے تو پنجاب حکومت اور وزیر اعلیٰ پنجاب ذاتی طور پر اس بارے میں بھرپور توجہ دے رہے ہیں۔ آج بھی وہ سیالکوٹ پہنچے ہوئے

ہیں۔اس حوالے سے سبطین خان صاحب کی جو بھی تجاویز ہیں وہ یہ ضرور دیں ان کے اُوپر انشاء اللہ تعالیٰ عملدرآمد کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی۔ سبطین خان صاحب! آپ اجلاس کے بعد رانا صاحب سے میٹنگ کر لیجئے گا۔اب تحاریک استحقاق کا وقت ہے لیکن کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔۔۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی سیلاب کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

سرکاری کارروائی

بحث

پنجاب پنشن فنڈ برائے سال 2010 کی رپورٹ پر عام بحث

جناب سپیکر: حضرت صاحب! دیکھیں، میری بات سنیں۔جب سپیکر بول رہا ہو تو اس وقت آپ interrupt نہ کیا کریں۔This is not good.آج کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔آج کے ایجنڈے پر "پنجاب پنشن فنڈ برائے سال 2010 کی رپورٹ پر عام بحث" ہے۔اس بحث میں حصہ لینے کے لئے جو صاحبان اپنے نام دینا چاہتے ہیں وہ دے سکتے ہیں۔ میں وزیر متعلقہ سے کہوں گا کہ وہ اپنی بحث کا آغاز کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: چودھری صاحب! ابھی جو بات میں نے ڈاکٹر صاحب سے کہی ہے کیا وہ آپ نے نہیں سنی؟ میں بات کر رہا تھا اور آپ مجھے بار بار interrupt کر رہے تھے۔This is not good.

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میں صرف پوائنٹ آف آرڈر پر کھڑا ہوا ہوں۔ میں ابھی کچھ بولا اور نہ ہی میں نے آپ کو interrupt کیا ہے۔ میں نے آپ سے صرف ایک گزارش کرنی تھی۔

جناب سپیکر: جی، آپ حکم کریں۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پچھلے اجلاس میں میری ایک تحریک استحقاق تھی جس کے بارے میں آپ نے کہا تھا کہ میں پہلے چیمبر میں بات کروں گا پھر اس پر فیصلہ کیا جائے گا۔اسمبلی میں میری اس تحریک استحقاق کا تو کچھ نہیں بنا لیکن یہ ضرور ہوا ہے کہ جن پولیس افسران نے اس ڈکیتی کی

برآمدگی کرنی تھی اب انہوں نے کہہ دیا ہے کہ چونکہ آپ نے تحریک استحقاق دے دی ہے لہذا اب اسمبلی سے ہی اپنی برآمدگی کروائیں۔

جناب سپیکر: سیکرٹری اسمبلی اس کو نوٹ کریں اور مجھے اس تحریک استحقاق کے بارے میں آگاہ کیا جائے کہ اس پر اب تک کیا کارروائی ہوئی ہے؟

چودھری عامر سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ ہمارے Custodian ہیں اس لئے آپ اس چیز کا notice لیں۔

جناب سپیکر: جی، بالکل میں اس کا notice لوں گا۔

چودھری عامر سلطان چیمہ: بہت شکریہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں نے حکومت کی توجہ اس طرف مبذول کرانی ہے کہ اس وقت جو دریاؤں، ندی نالوں کی صورتحال ہے اور بارش کی وجہ سے جو تباہی ہوئی ہے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ ساری صورتحال حکومت کے notice میں ہے اور اس پر کام بھی ہو رہا ہے۔ وزیراعلیٰ صاحب صبح سے لے کر شام تک ہر جگہ پہنچ رہے ہیں۔ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس آفت سے نجات دلائے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! ہم دعا بھی کر رہے ہیں لیکن میں یہ گزارش کروں گا کہ اس ساری صورتحال سے کوئی وزیر ایوان کو آگاہ کرے۔ حکومت کیا کر رہی ہے اور کیا حالات ہیں اس بارے میں ایوان کو بھی update کر دیں؟

جناب سپیکر: جی جی، ضرور کریں گے وہ ابھی اُدھر گئے ہوئے ہیں۔ آپ کو پتا ہونا چاہئے کہ یہاں پر کوئی وزیر نہیں بیٹھا ہوا سب کام پر گئے ہوئے ہیں۔ جی، رانا صاحب!

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT AND COMMUNITY DEVELOPMENT/LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I move for general discussion on the report of Punjab Pension Fund for the year 2010.

جناب سپیکر: جی، اگر آپ اس بحث میں حصہ لینا چاہتے ہیں تو مجھے اپنے اپنے نام پہنچائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! پنجاب پنشن فنڈ کا ادارہ Punjab Pension Fund Act 2007 کے تحت وجود میں آیا تھا۔ اس کا مقصد حکومت پنجاب کے ملازمین کی بڑھتی ہوئی pension liability کو مناسب طریقے سے manage کرنا ہے۔ حکومت پنجاب اس ادارے کو فنڈز مہیا کرتی ہے جس سے ادارہ طویل اور مختصر مدت کے لئے سرمایہ کاری کر کے منافع حاصل کرتا ہے۔ ادارے کا انتظامی نظام اس کی Manage Committee کے ذمہ ہے جس میں پرائیویٹ سیکٹر کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ ادارہ اپنے سرکاری معاملات میں خود مختار ہے۔ پنجاب پنشن فنڈ کی سالانہ رپورٹ برائے سال 2010 پنجاب پنشن فنڈ ایکٹ 2007 کے آرٹیکل 30 کے تحت اسمبلی میں پیش کی جا چکی ہے۔ اس آرٹیکل کے تحت سالانہ رپورٹ برائے میزانیہ آمدنی و اخراجات اور آڈٹ رپورٹ برائے سال 2010 اسمبلی میں پیش کی جا رہی ہیں۔ مالی سال 2010 کے آغاز یعنی یکم جولائی 2009 کو فنڈ میں 6 ہزار 480 ملین روپے کی رقم موجود تھی۔ اس سال حکومت پنجاب نے 6 ہزار ملین روپے کی مزید رقم پنشن فنڈ کو مہیا کی۔ پنشن فنڈ کو اس سال ایک ہزار 433 ملین روپے کی آمدنی ہوئی جبکہ پنشن فنڈ کے انتظامی اخراجات 16 ملین روپے تھے۔ دوران سال پنشن فنڈ نے ایک ہزار 8 سو ملین روپے کا منافع حکومت کو ادا کیا۔ اختتام سال 30۔ جون 2010 پنجاب پنشن فنڈ کے پاس 12 ہزار 97 ملین روپے کے اثاثہ جات موجود تھے۔ پنجاب پنشن فنڈ طویل اور مختصر میعاد کی سکیورٹیز میں سرمایہ کاری کرتا ہے۔ طویل المیعاد کی سرمایہ کاری میں Pakistan Investment Bonds and Private Corporate Bonds شامل ہیں جبکہ مختصر میعاد کی سرمایہ کاری میں Treasury Bills and Bank Deposits شامل ہیں۔ اختتام سال یعنی 30۔ جون 2010 کو فنڈ نے 5737 ملین روپے کی سرمایہ کاری Pakistan Investment Bonds، ایک سو 76 ملین روپے کی سرمایہ کاری Private Corporate Bonds، تین ہزار 145 ملین روپے کی سرمایہ کاری Treasury Bills اور تین ہزار 15 ملین روپے کی سرمایہ کاری bank deposit کی مد میں کی ہوئی تھی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پنجاب پنشن فنڈ کی یہ رپورٹ کب lay ہوئی ہے؟

جناب سپیکر: جی، یہ رپورٹ23۔جنوری2012کو اسمبلی میں layکی گئی تھی۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ یہ رپورٹ23۔جنوری2010کو یہاں پر layہوئی ہے۔اُس کے بعد آج ایجنڈا changeکیا گیا ہے اور ہمیں یہ کہا جا رہا ہے کہ آپ اس کے اوپر بحث کریں۔ ہمارے پاس reportsہیں، ہم اُن کو پڑھ سکے ہیں، نہ دیکھ سکے ہیں۔ کسی کے پاس کوئی پیپر نہیں ہے تو ہم اس پر کیا بحث کریں اور آپ جیسے حکم کریں؟

وزیر لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ / قانون و پارلیمانی امور (راناثناءاللہ خان): جناب سپیکر! اس میں کوئی جلدی والی بات نہیں ہے۔آپ اس بحث کو Monday کے لئے adjourn کر دیں تو اس فنڈ کو manage کرنے کے لئے جو مثبت تجاویز معزز ممبران حزب اختلاف کے پاس ہوں وہ یہاں پر ایوان میں دے دیں۔

جناب سپیکر: محکمہ فنانس اس رپورٹ کی کاپیاں مہیا کرے۔ اس بحث کو Monday تک کے لئے adjourn کیا جاتا ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! پہلے اس رپورٹ کو circulate کر دیا جائے اُس کے بعد ہمیں دو تین دن دے دیئے جائیں تاکہ اس کو سارا ایوان پڑھ لے اُس کے بعد اس پر ہم مناسب سی بات کر لیں گے۔

جناب سپیکر: آپ اس رپورٹ پر Monday کو بحث نہیں کرنا چاہتے؟

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! آج ہمیں اس رپورٹ کی کاپی ہی نہیں ملی تو ہم اس پر Monday کو کیسے بحث کریں گے؟

جناب سپیکر: چلیں، آپ کو Monday کو اس رپورٹ کی کاپیاں مل جائیں گی اور اُس کے دو دن بعد اس پر بحث بھی کروالیں گے۔

میاں محمد اسلم اقبال: بہت شکریہ

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے اور آج جمعۃ المبارک بھی ہے لہذا اب اجلاس سوموار مورخہ19۔اگست2013 سہ پہر تین بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔